قومی بھارت

ساہتیہ اکادمی کا پرواسی منچ

ہماری پوری علمی روایت میں فکر کا تسلسل ہے

نئی دہلی (قومی بھارت) آسٹریلیا سے تشریف لائے اسکالر مردول کیرتی نے آج ساہتیہ اکادمی کے پروقار پروگرام پرواسی منچ میں آرش گرنتھ کی شاعری کا سلسلہ کے موضوع پر اپنا لیکچر پیش کیا۔ انہوں نے عرش متن کی افادیت اور اپنے ترجمے کے تجربات بھی سامعین کے ساتھ شیئر کئے۔ اس نے اپنی بات کا آغاز درشن کے معنی سے کیا، جس کا عام معنی دیکھنا ہے، لیکن دیکھا کے پیچھے دیکھنا اس کے بنیادی معنی رکھتا ہے۔ یعنی بیج میں درخت کا دیکھنا خواب نہیں بلکہ درشن ہے۔ ویدوں، اپنشدوں، شری بھگوادگیتا وغیرہ کی مثالیں دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ہماری پوری علمی روایت میں غور وفکر کا تسلسل ہے۔ جہاں اپنشد ہمیں ترک کرنے اور لطف اندوزی کے رجحان میں شامل ہونے کا پیغام دیتے ہیں، وہی پیغام بھگوادگیتا تک پہنچتے تک بے لوث کام (کرما یوگا) میں بدل جاتا ہے۔ ترجمے کی مشکل بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے اشعار کا ترجمہ اور پھر اس کی روحانیت کی حفاظت اور اظہار خیال، انہیں متعینہ آیات میں ڈھالنا اپنے آپ میں ایک طویل اور مشکل عمل ہے۔ انہوں نے کھری بولی ہندی، برج اور اودھی میں اپنے ترجمے کی بہت سی مثالیں سامعین کے سامنے پیش کیں۔ اپنے خطاب کے بعد انہوں نے حاضرین کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ ماحولیات کی تخلیق کے حوالے سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ذہن سرحدوں میں نہیں رہتا۔ اسی طرح ہم جیسا چاہیں ماحول بنا سکتے ہیں۔ یہ ہمارے شعور کی سطح کا تعین کرتا ہے کہ ہم کہاں اور کسی بھی ماحول میں تخلیق کے اپنے دھرم کو کیسے انجام دے رہے ہیں۔ آسٹریلیا یا مغرب کے ماحول پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہاں کا ماحول مادیت پسند ہے۔ لیکن وہ لوگ ہندوستانی یوگا اور روحانیت میں بھی گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ یہ جانا جاتا ہے کہ مریڈول کیرتی نے سامویدہ، اشادی نو اپنشد، سری بھگوادگیتا، وویک چونامنی اور پتنجلی یوگا درشن کا شاعری میں ترجمہ کیا ہے اور انہیں اس کے لیے انعام بھی دیا گیا ہے۔ پروگرام کے آغاز میں انگاوسترم اور ساہتیہ اکادمی کی کتابیں پیش کرکے ان کا خیر مقدم کیا گیا۔

اپنے بچوں کو قرآن کر